عباس اطہر

سنتھن ڈپلومیسی

پاکستان ہیومن رائٹس کی چیئر پرسن عاصمہ جہانگیر واہگہ بارڈر پر متعین بھارتی فوجیوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد این جی اوز کی 40 خواتین کے خیر سگالی دستے کے ساتھ نئی دہلی پہنچ گئی ہیں۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ وہ امن اور صلح کا جو پیغام لیکر بھارت پہنچی ہیں، توپوں کی گھن گرج پر غالب آ جائیگا۔ جذبہ خیر سگالی کے اظہار کے اگلے ہی روز بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کے چکوٹھی سیکٹر میں ایک گاؤں پر بڑا حملہ کیا، دو گھنٹے تک بھاری توپ خانہ، مارٹر فیلڈ گنوں سے گولہ باری کی تین سو گولے داغے جس سے 9 افراد شہید اور 11 زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں باشندوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ دنیا کی مختلف ہیومن رائٹس کی تنظیموں نے منظر عام پر آنے والے کشمیری خواتین کے ساتھ ریپ کے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ ان کے مطابق 1990ء سے 1999ء تک 15251 مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی گئی 90ء میں 1087، 91ء میں 1320، 92ء میں 1247، 93ء میں 2010، 94ء میں 1886، 95ء میں 1976، 96ء میں 2287، 97ء میں 2066، 98ء میں 100 اور 99 میں 1272 مظلوم عورتیں بھارتی فوجیوں کی درندگی کا نشانہ بنیں۔ اس قسم کے واقعات کی اصل تعداد یقیناً آٹھ، دس گنا زیادہ ہو گی۔ اس کے برعکس خود بھارتی اخبارات کبھی یہ الزام نہیں لگا سکے کہ کسی مجاہد نے جو آج بھارت ہی نہیں امریکہ کی لغت میں بھی دہشت گرد قرار دیئے جاتے ہیں کبھی کسی ہندو عورت کی عزت بھی لوٹی ہو۔ بھارتی فوج کے جن جوانوں کو واہگہ بارڈر پر مٹھائی کھلائی گئی، ممکن ہے وہ کسی دور میں مقبوضہ کشمیر میں متعین رہے ہوں اور آئندہ کبھی انہیں پھر موقع مل جائے اس لئے ہماری خواتین کے خیر سگالی دستے کو مٹھائی کی بجائے انہیں کشتے یا دوسری تیر بہدف دوائیاں پیش کرنا چاہیئے تھیں۔

ہمارے نسوانی دستے کا جس گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اس کے پیش نظر توقع رکھنی چاہیئے کہ بھارتی حکومت انہیں مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرنے کی بھی اجازت دے دے گی تاکہ وہ ظلم کا شکار ہونے والی خواتین میں لٹی ہوئی عزتیں واپس تقسیم کر سکیں اور بھارتی فوجیوں کو ان کے شاندار کارناموں پر پھولوں کے ہار پہنا سکیں۔ تجربے کے طور پر ہماری باغیرت اور روشن خیال خواتین کو اونچی ذات کے ہندوؤں کے گھروں کا بھی دورہ کرنا چاہیئے۔ ان کے برتن چھونے چاہیں اور گلے لگ کر ان کے "بھرشٹ" کرنے چاہئیں تاکہ انہیں اپنے برتن اور جسم سات سات بار "پاک" کرنے پڑیں۔

عاصمہ جہانگیر صاحبہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی خواتین حکمرانوں کو باور کرانا چاہتی ہیں کہ دونوں پڑوسی ملکوں کے عوام کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کوئی بغض یا نفرت نہیں۔ انہوں نے چیلنج کیا ہے کہ واہگہ بارڈر کھول دیں پھر دیکھیں کتنی بڑی تعداد میں لوگ ایک دوسرے کو گلے لگانے کے لئے سرحد پار کرتے ہیں۔ عاصمہ جہانگیر صاحبہ کے اس چیلنج کی کامیابی پر کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ اگر پہلی قسط کے طور پر مادھوری، جوہی چاولہ، کاجل، رویینہ ٹنڈن، کرشمہ کپور، منیشا کوائرالہ اور دوسری بھارتی

اداکاراؤں پر مشتمل ایک دستے پر تجرباتی طور پر واہگہ کی سرحد کھول دی جائے تو گلے لگنے اور لگانے کا تاریخی میلہ لگ سکتا ہے۔ دونوں ملکوں کی سرحدیں کھلوانے کی جدوجہد کی موجودہ مہم خواتین نے ہی شروع کی ہے اس لئے پہلی کوشش انہی کے ذریعے ہونی چاہیے۔ وی سی آر پر چلنے والی بھارتی فلموں کی وجہ سے پاکستان میں بھارتی اداکارائیں بہت پسند کی جاتی ہیں بلکہ اپنی ننگی نافوں کی نمائشوں کی وجہ سے ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں تو بے حد مقبول ہیں اور تھوڑی زحمت کر کے دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی ختم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

میاں نواز شریف کے دور میں پاک بھارت تعلقات معمول پر لانے کیلئے بیک چینل ڈپلومیسی شروع ہوئی تھی لیکن کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکل سکا۔ فوجی حکومت آنے کے بعد سے کشیدگی اتنی انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ بھارت محدود جنگ چھیڑ کر پاکستان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پاکستان ان عزائم کے جواب میں انہیں اپنے ایٹم بموں کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ خطرے کی اس فضا میں دونوں ملکوں کی امریکہ مارکہ این جی اوز خواتین امن کا پیغام لے کر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آجا رہی ہیں۔ بظاہر یہ سارا عمل غیر سرکاری طور پر ہو رہا ہے۔ لیکن دونوں حکومتوں نے ویزوں کی سہولت دے کر ایک طرح کی غیر رسمی اجازت دے رکھی ہے۔ ہمارے ہاں "سخن کے ساق" کی بہت قدر ہوتی ہے اور یہ رشتہ انتہائی قریبی سمجھا جاتا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان اس نئی ڈپلومیسی کو "سخن ڈپلومیسی" قرار دے دیا جائے تو بیک چینل ڈپلومیسی سے زیادہ بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

بقیہ از ص 51

"اوصاف" اسلام آباد 18 مئی 2000ء)

* (مجاہدین کی بارودی سرنگ کا کرشمہ) کار سمیت وزیر کی دھجیاں بکھر گئیں 5 محافظ بھی ہلاک ہو گئے، حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔

مقبوضہ وادی کے کٹھ پتلی وزیر برائے بجلی غلام حسین بٹ کی بلٹ پروف گاڑی گھر سے تھوڑی دور بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے گاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ کسی وزیر کا حریت پسندوں کے حملے میں ہلاکت کا پہلا واقعہ، اس سے قبل 20 سے زائد سابق وزراء اور ارکان اسمبلی کو ہلاک کیا جا چکا ہے، واقعہ کے بعد ریاستی کٹھ پتلی وزراء اور حکومت کے حامی ارکان میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ عام تعطیل کا اعلان - بارودی سرنگ کے ایک اور دھماکے میں ایک افسر سمیت دس فوجی ہلاک ہو گئے۔(ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی ۱۴ تا ۲۰ صفر ۱۴۲۱ھ)

جہاد فلسطین:

حماس امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کر رہی ہے۔ شیخ احمد یاسین

دباؤ، گرفتاریاں، سزائیں، ملک بدریاں، شہادت۔ تباہیاں ان حالات میں حماس اپنے آپ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور اپنے موقف میں کسی طرح کی نرمی اور لچک قابض کے خلاف پیدا نہیں کی آج بھی ہماری بندوقوں کا رخ اور ہماری بلند آواز کہ رہی ہے کہ ہم ان کو ضرور شکست سے دوچار کریں گے اور ہم اپنے وطن فلسطین سے قابض کو ضرور نکال کر رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک "حماس" کے بانی و سرکردہ رہنما مجاہد شیخ احمد یاسین نے کیا انہوں نے کہا کہ یہودیوں نے ہماری زمینوں اور مکانوں پر قبضہ کیا ہمارے مقدس مقامات کو نذر آتش کیا ہمارے لوگوں کو بے گھر کیا اب ہمارے تین بڑے مطالبے ہیں ہمارے گھر ہمیں واپس کئے جائیں ہمارا ملک اور مقدس مقامات واپس کئے جائیں۔ فلسطینی اسی طرح آزادی کی طرح رہیں جس طرح دنیا میں دیگر ممالک کے عوام اپنے ملکوں میں آزادی سے رہتے ہیں۔(ہفت روزہ "الہلال" اسلام آباد ۱۴ تا ۲۰ صفر ۱۴۲۱ھ)